

## قرآن و سنت کا باہمی تعلق

..... ذیل میں قرآن سے زائد احکام پر مشتمل چند احادیث کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں :

۱۔ قرآن میں شراب کو حرام قرار دیا گیا ہے لیکن لفظ خمر سے بظاہر شراب کی اتنی ہی مقدار کی حرمت ثابت ہوتی ہے جو نشہ آور ہو، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ﴾ (۹۷)

یعنی ”شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے“.....

لیکن حدیث میں اس پر یہ زائد حکم بیان کیا گیا ہے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، ”مَا أَسْكُرُ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ“ (۹۸)

۲۔ آیت : ﴿وَحُرْمٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (۹۹) یعنی ”اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں ہو“..... سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کیلئے شکار مطلقاً حرام ہے لیکن قرآن اس پر بالکل خاموش ہے کہ جو شخص غلطی سے حالت احرام میں شکار کر لے اس کی جزا کی نوعیت کیا ہوگی؟ مگر حدیث بتاتی ہے کہ عداوت اور سہواً دونوں صورتوں میں جزا یکساں ہوگی۔

۳۔ قرآن کریم میں ہے :

﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ (۱۰۰)

یعنی ”اور جن شکاری کتوں کو تم تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑ دو بھی اور ان کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لیے پکڑیں، اس کو کھاؤ“.....

اس آیت سے یہ پتہ چلا کہ اگر کتا باقاعدہ شکار کے لیے سدھایا ہو نہ ہو تو اس کا شکار حلال نہیں ہے لیکن قرآن اس معاملہ میں بالکل خاموش ہے کہ اگر سدھایا ہوا کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو یہ شکار حلال ہوگا یا نہیں؟ مگر حدیث بتاتی ہے کہ یہ شکار بھی حرام ہے۔ (۱۰۱)

قرآن و سنت کا باہمی تعلق

حکایت ۳۰

۴۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ﴾ (۱۰۲) یعنی ”اور (تمہارے لیے یہ حرام کیا گیا ہے کہ) تم دونوں بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں) جمع کرو“ لیکن حدیث اس کے ساتھ خالہ و بھانجی اور پھوپھی و بھتیجی کو بھی ایک وقت نکاح میں رکھنے سے منع کرتی ہے۔ بظاہر اس اضافہ کی کوئی بنیاد قرآن میں موجود نہیں ہے، لیکن اگر ﴿وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ﴾ کی علت پر غور کیا جائے تو نبی ﷺ کے اس ارشاد کی اصل معلوم ہو جاتی ہے۔ یعنی جس خرح دو بہنوں کو سوکنوں کی شکل میں رکھنا ان کے رشتہ اخوت کو قطع کرنے کے مترادف ہے، اسی طرح خالہ و بھانجی اور پھوپھی و بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا بھی اسی علت کا حامل ہے۔ ایک دوسرے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا بھی ہے: ”وَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ قَطَعْتُمْ أَرْحَامَكُمْ“ یعنی ”اور جب تم یہ کرو گے تو اپنی قرابتیں کاٹ ڈالو گے“ (۱۰۳)

۵۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ.....وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ﴾ (۱۰۴) یعنی ”تم پر حرام کی گئی ہیں..... اور تمہاری وہ امیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں“ اس آیت میں صرف دو رضاعی رشتے حرام قرار دیئے گئے ہیں حالانکہ حدیث میں ان کے علاوہ بھی متعدد رشتے، رضاعت کی بنا پر حرام ہیں (۱۰۵)

۶۔ قرآن مجید میں ایک واضح اصول کے تحت نواقض وضو کا ذکر کیا گیا ہے لیکن حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نواقضات کے علاوہ ریح خارج ہونا اور نیند آجانا بھی نواقض وضو میں شامل ہیں۔ ☆ اب ذیل میں چند ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں قرآن کے ظاہری مفہوم کو حدیث کی روشنی میں ترک کر دیا جاتا ہے:

۱۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْأَحْرُ بِالْأَحْرِ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى﴾ (۱۰۶)

یعنی ”اے ایمان والو، تم پر قصاص فرض کیا جاتا ہے، مقتولین کے بارے میں: آزاد آدمی، آزاد آدمی کے عوض میں اور غلام غلام کے عوض میں اور عورت عورت کے عوض میں“ اس آیت کے ظاہری الفاظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو قتل کر ڈالے تو وہ مرد قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ قرآن اس بارے میں ساکت ہے لیکن حدیث میں یہ اضافی حکم موجود ہے کہ قصاص کے معاملہ میں تمام مسلمان یکساں ہیں۔ ”تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ“ اس لیے مقتولہ کے عوض میں بھی قاتل کو قتل کیا جائے گا۔ (۱۰۷)

۲۔ ﴿لَا تَكْرَهُوا قِتْلَ الْبَغْيَاءِ عَلَى الْبَغْيَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ (۱۰۸)

یعنی ”اپنی لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں“ اس آیت میں ﴿إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لونڈیاں عفت اور پاکبازی کی زندگی گزارنے کے بجائے کسی اور سبب سے زنا پر آمادہ نہ ہوں تو ان کو بدکاری کے لیے مجبور کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں تَحَصُّنًا کی قید اتفاقی اور اظہار واقعہ کیلئے ہے، احترازی نہیں ہے۔<sup>(۱۰۹)</sup>

۳۔ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ ..... وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾<sup>(۱۱۰)</sup>

یعنی ”تم پر حرام کی گئی ہیں ..... تمہاری بیویوں کی (پہلے خاوند سے) وہ بیٹیاں جو تمہارے زیر پرورش رہتی ہوں“ لیکن حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ربیبہ لڑکیاں خواہ زیر پرورش ہوں یا نہ ہوں بہر حال حرام ہیں۔ اس آیت میں ”فی حجورکم“ کی قید کسی قانونی پابندی کے اضافہ کے لیے نہیں بلکہ صرف اظہار واقعہ کے لیے ہے“<sup>(۱۱۱)</sup>

۴۔ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾<sup>(۱۱۲)</sup>

یعنی ”بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانوں میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں، اگر وہ ان دونوں نشانوں کا طواف کرے“.....

اس آیت سے ظاہر ہے صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے حالانکہ حدیث کی روشنی میں یہ سعی واجب ہے<sup>(۱۱۳)</sup>

(۵) ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾<sup>(۱۱۴)</sup> یعنی ”پس اس میں کوئی گناہ نہ ہو گا اگر تم نماز کو کم کر دو، اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تم کو پریشان کریں گے“ اس آیت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف دشمن سے خوف کی حالت ہی میں نماز قصر کی جاسکتی ہے، حالانکہ حدیث بتاتی ہے کہ حالت سفر میں خواہ دشمن کا خوف ہو یا نہ ہو، نماز قصر کی جاسکتی ہے، بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک حالت سفر میں نماز قصر کرنا واجب ہے۔

قرآن سے زائد احکام پر مشتمل ایسی احادیث نبوی کے یقینی طور پر واجب العمل ہونے کی دلیل محی السنۃ علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالیؒ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں :

”ومثال الثانی: آیۃ الوضوء، انہا مدنیۃ إجماعاً وفرضہ کان بمکۃ مع فرض الصلوۃ وکآیۃ الجمعة فانہا مدنیۃ والجمعة فرضت بمکۃ کذا قیل والحکمۃ فی ذلک تاکید حکم السابق بالآیۃ“<sup>(۱۱۵)</sup>

یعنی ”دوسری مثال یہ ہے کہ وضو کی آیت متفقہ طور پر مدنی ہے حالانکہ وضو نماز کے فرض ہونے کے ساتھ مکہ میں فرض ہوا تھا۔ اسی طرح جمعہ کی آیت بھی مدنی ہے جب کہ جمعہ مکہ

قرآن و سنت کا باہمی تعلق

حدیث

میں فرض ہوا تھا، چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ سابقہ حکم کو آیت نازل کر کے مؤکد کر دیا جائے۔“

ان دو واقعات سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ آیات وضو، جمعہ نازل ہونے سے قبل بھی ان پر عمل کیا جاتا تھا، حالانکہ ان آیات کے نزول سے قبل تک ان احکام کا قرآن میں کوئی اشارہ تک موجود نہ تھا۔ پس معلوم ہوا کہ عند رسالت میں قرآن سے زائد احکام پر سنت نبوی کے مطابق مسلسل آٹھ سال عمل ہوتا رہا جو اثبات حکم میں سنت پر قطعی اعتماد کی واضح دلیل ہے، خواہ اس کا مضمون قرآن سے زائد ہی ہو۔ حضرت مقدام بن معدیکرب سے مروی یہ حدیث بھی اس امر کی تائید کرتی ہے:

”قال رسول الله ﷺ ألا انى أوتيت القرآن ومثله معه ، ألا يوشك رجل شبعان على أريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فأحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وإن ما حرم رسول الله كما حرم الله“ (۱۱۶)۔  
”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اسی کے مثل ایک اور چیز۔ عنقریب ایک سیر شکم آدمی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے یوں گویا ہوگا کہ قرآن کا دامن تھامے رکھو، جو چیز اس میں حلال ہو، اس کو حلال سمجھنا اور جو حرام ہو، اسے حرام سمجھو۔ لیکن خبردار رہو کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہو، وہ بھی اللہ کی حرام کردہ اشیاء کی طرح حرام ہے۔“

قرآن سے زائد احکام پر مشتمل احادیث کے متعلق جناب حمید الدین فراہی کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے فرامی مکتب فکر کے ترجمان جناب خالد مسعود صاحب اپنے ایک مضمون ”حدیث و سنت کا فراہی منہاج“ میں لکھتے ہیں:

”اس کے بعد مولانا فراہی یہ اصول قائم کرتے ہیں کہ اگر کسی حکم کا ماخذ قرآن میں متعین نہ کیا جاسکے اور حدیث کا حکم قرآن کے خلاف نہ ہو بلکہ اس پر اضافہ ہو تو یہ اضافہ اس بنا پر قبول کر لیا جائے گا کہ وہ اس نور و بصیرت کا نتیجہ ہے جو حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے بطور خاص عطا ہوئی تھی۔ ایسے احکام کو سنت میں مستقل اصل قرار دیا جائے گا کیونکہ ہمیں اطاعت رسول ﷺ کا حکم دیا گیا ہے..... الخ“ (۱۱۷)۔

۴۔ مخالف قرآن احادیث (احادیث کی چوتھی قسم)

ایسی احادیث جو بظاہر قرآنی احکام سے متصادم معلوم ہوتی ہیں لیکن یہ تعارض حقیقی نہیں ہو بلکہ معمولی فکر و تدبر سے رفع کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ حدیث نبوی قرآن کریم کی شرح و تفسیر ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿لَقَدْ بَيَّنَّ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ سے ظاہر ہے اور یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ یہ بیان و تبیین منجانب اللہ ہی بذریعہ وحی انجام پاتی تھی، پس جب قرآن اور اس کی شرح، دونوں

قرآن و سنت کا باہمی تعلق

۲۸

چیزیں ہی منجانب اللہ ہیں تو ان دونوں کا ایک دوسرے کے خلاف ہونا عقلاً محال ہوا۔ قرآن میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾ (۱۱۸)

یعنی ”اگر یہ کلام غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سارے اختلافات پاتے“

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

”نحن نقول قولاً كلياً نشهد الله وملائكته أن ليس في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يخالف القرآن ولما يخالف العقل الصريح بل كلامه بيان للقرآن وتفسيره وتفصيل لما أجمله وكل حديث من رده بزعمه انه يخالف القرآن فهو مطابق للقرآن وغايته أن يكون زائداً على ما في القرآن وهذا الذي أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبوله“ (۱۱۹)

یعنی ”ہم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر کلی طور پر یہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو قرآن یا عقل کے مخالف ہو، بلکہ آل ﷺ کا کلام قرآن کی تمہین، اس کی تفسیر اور اس کے اجمال کے تفصیل ہے۔ جس حدیث کو کسی نے یہ سمجھ کر رد کیا ہے وہ مخالف قرآن ہے تو درحقیقت وہ قرآن کے عین مطابق ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی احادیث قرآن سے زائد مضمون پیش کرتی ہیں اور ان روایات کو قبول کرنے کا خود رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے“

حافظ ابن قیمؒ سے بہت قبل امام شافعیؒ نے بھی اپنی مشہور کتاب الرسالة (۱۲۰) میں اس موضوع پر انتہائی سب سے روشنی ڈالی ہے اور بدلائل قوی ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی حدیث محدثین کی شرط پر صحیح ہو تو کبھی بھی قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ خوف طوالت ہم یہاں امام شافعیؒ کے تمام دلائل پیش کرنے کی بجائے صرف ان کے حوالہ جات اور اس ایک مختصر عبارت کو نقل کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں:

”ولم نجد عنه حديثين مختلفين إلا ولهما مخرج أو على أحدهما دلالة

بأحد ما وصفت إما بموافقة الكتاب أو غيره من السنة أو بعض الدلائل“ (۱۲۱)

حافظ الکندیؒ امام ابن خزمیہؒ سے نقل کرتے ہیں:

”لا أعرف أنه روى عن النبي صلى الله عليه وسلم حديثان بأسنادين

صحيحين متضادين فمن كان عنده فليأتني به لاولف بينهما“ (۱۲۲)

”مجھے کسی دو ایسی حدیثوں کا علم نہیں ہے جو نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ

مروی ہوں اور باہم متضاد ہوں۔ اگر کسی شخص کے پاس ایسی کوئی چیز ہو تو اسے میرے پاس لائے

تاکہ میں ان کے مابین جمع و تطبیق پیدا کر دوں“

اور لائن جبر سے مروی ہے :

”ما بلغنی حدیث علی وجہہ الا وجدت مصداقہ فی کتاب اللہ تعالیٰ“ (۱۲۲)

”میرے پاس ایسی کوئی حدیث نہیں پہنچی ہے کہ جس کا مصداق مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب

میں نہ مل پایا ہو“

اور لائن امی حاتم نے حضرت ابن مسعود سے تخریج فرمائی ہے :

”إذا حدثتکم بحدیث أنباتکم بتصدیقہ من کتاب اللہ“ (۱۲۳)

”جب میں تمہیں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو کتاب اللہ سے اسکی تصدیق بھی بتا دیتا ہوں“

امام ابن حزمؒ اندلسی نے بھی اس بارے میں کافی مفید بحث درج فرمائی ہے، چنانچہ محمد بن عبد اللہ بن میسرہؒ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ..... حدیث کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ جو کچھ قرآن میں ہے، اس کے موافق حدیث..... اس کا اخذ کرنا فرض ہے۔

۲۔ جو کچھ قرآن میں ہے اس پر زائد حدیث..... یہ حدیث مضاف الی ما فی القرآن ہے، اس کا اخذ کرنا بھی فرض ہے۔

۳۔ جو کچھ قرآن میں ہے، اس کے مخالف حدیث..... پس یہ مطرح ہے“ (۱۲۵)

پھر اس قول کی زبردست تردید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :

”کسی خبر صحیح کے احکام قرآن کے خلاف موجود ہونے کی اصلاً کوئی سبیل نہیں ہے ہر خبر

شریعت ہے ولا سبیل الی وجہ ثالث“ (۱۲۶)

اور جناب امین احسن اصلاحی کے استاذ جناب حمید الدین فراہی بھی جزوی طور پر اسی فکر کے

قائل ہیں، چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

”میں یقین رکھتا ہوں کہ صحیح احادیث اور قرآن میں کوئی تعارض نہیں ہے تاہم میں

روایات کو بطور اصل نہیں بلکہ بطور تائید پیش کیا کرتا ہوں۔ پہلے آیت کی تاویل مماثل آیات سے

کرتا ہوں، اس کے بعد مضاف احادیث صحیحہ کا ذکر کرتا ہوں تاکہ ان منکرین کو معارضہ کی راہ نہ ملے

جنہوں نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے“ (۱۲۷)

اوپر ہم نے جناب حمید الدین فراہی صاحب کے متعلق ”جزوی طور پر اسی فکر کے قائل“

ہونے کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ آں موصوف کے نزدیک جو حدیث بظاہر مخالف قرآن وار ہو، وہ اصلاً

صحیح ہو ہی نہیں سکتی، اگرچہ وہ اصولاً صحیح قرار پاتی ہو، لہذا اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ تعارض کے حقیقی

نہیں بلکہ ظاہری ہونے کی آں موصوف کے نزدیک، غالباً کوئی گنجائش نہیں ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

”..... احکام کی ایسی روایات جن کی بنیاد قرآن میں ملتی ہو اور نہ اس اضافہ کا قرآن محتمل ہو تاہو اور وہ قرآن کی نصوص کے خلاف ہوں یا ان کے ماننے سے قرآن کا جلی یا خفی نسخ لازم آتا ہو ان کو ترک کرنا ضروری ہو گا کیونکہ ان کی نسبت نبی ﷺ کے ساتھ درست نہیں۔ ان احکام کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں“ (۱۲۸)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

بعض روایات ایسی بھی نقل ہو گئی ہیں جو قرآن مجید کی اصل کو ڈھانے والی ہیں۔ ایسی روایات کو قبول کرنا خود قرآن کا انکار کرنا ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن کو اس کی اصل سے پھیر دیں گے لیکن روایت کی تاویل کی جرات نہیں کریں گے۔ اسکی خاطر بسا اوقات وہ صرف آیت کی غلط تاویل پر ہی بس نہیں کرتے، بلکہ اسکے نظام کی قطع ویرید بھی کر ڈالتے ہیں، حالانکہ جب اصل و فرع میں تعارض ہو تو کاٹنے کی چیز فرع ہوتی ہے نہ کہ اصل“ (۱۲۹)

ذیل میں ہم اس قسم کی بعض احادیث جن پر خلاف قرآن ہونے کا الزام ہے کو ذکر کرتے ہیں اور ان کے مخالف قرآن ہونے کی حقیقت پر تبصرہ پیش کرتے ہیں :

حوالہ جات

(۹۷) للآئکہ ۹۱ (۹۸) سنن ابوداؤد مع عون المعبود ج ۳ ص ۳۶۸، جامع الترمذی مع تھذیب الاحوذی ج ۳ ص ۱۰۴، سنن نسائی کتاب الاثر یہ ۲۵ مسند احمد ج ۲ ص ۹۱، ۶۷ وغیرہ (۹۹) للآئکہ ۹۶ (۱۰۰) للآئکہ ۴ (۱۰۱) سنن ابوداؤد مع عون المعبود ج ۳ ص ۶۸ (۱۰۲) النساء ۲۳ (۱۰۳) صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۹ ص ۱۶۰ (۱۰۴) النساء ۲۳ (۱۰۵) صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۹ ص ۱۳۹ (۱۰۶) البقرہ ۸۷ (۱۰۷) کافی تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۰ (۱۰۸) النور ۳۳ (۱۰۹) کافی تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸۹ (۱۱۰) النساء ۲۳ (۱۱۱) کافی تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۱۷۱، صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۹ ص ۱۵۷ (۱۱۲) البقرہ ۱۵۸ (۱۱۳) کافی تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۹، صحیح البخاری مع فتح الباری ج ۳ ص ۳۹۷ (۱۱۴) النساء ۱۰۱ (۱۱۵) البقرہ ۱۵۸ (۱۱۶) سنن ابوداؤد مع عون المعبود ج ۳ ص ۳۲۸، جامع الترمذی مع تھذیب الاحوذی ج ۳ ص ۳۷۳، سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۶، سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۴۲، مسند احمد ج ۴ ص ۱۳۰، ۱۳۲، الکفایہ للخطیب ص ۸، تفسیر القرطبی ج ۱ ص ۳۸، ۳۷، جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۹۰ (۱۱۷) رسالہ ”تذکرہ“ لاہور عدد ۳ ص ۳۶ بحیرہ ماہ نومبر ۱۹۹۱ء (۱۱۸) النساء ۸۲ (۱۱۹) الصواعق المرسلۃ لابن قیم ج ۲ ص ۵۲۹ (۱۲۰) الرسالۃ للعلام الشافعی ص ۸۶، ۸۷، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳